جمعرات | یکم اگست 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 174 | جمعرات 15 ربیع الاول 1417ھ یکم تبوک 1375ہش یکم اگست 1996ء

اس سال پہلی بار عالمی جماعت احمدیہ کا بجٹ ایک ارب روپے سے اوپر نکل گیا

ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار ایک سال میں ایک لاکھ افراد احمدی ہوئے۔

مالی قربانیوں میں اس سال بھی جرمنی اول رہا۔ امیر جرمنی کو مبارکباد۔

ہومیوپیتھی اور عدل کے بارے میں حضرت صاحب کی تصانیف کی اشاعت۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن 27 جولائی 1996ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے روح پرور اور ایمان افروز خطاب کا خلاصہ (قسط دوم۔ آخری)

لندن: 27 جولائی 1996ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جماعت احمدیہ پر دوران سال ہونے والے اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا ذکر جاری رکھتے ہوئے بہت سی ایسی خوابوں اور بشارات کا ذکر فرمایا جن کے ذریعے مختلف ممالک میں احمدیت پہلی۔ آپ نے سینیگال کے ایک شخص کی خواب کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ افریقہ کے سادہ لوح لوگوں کو احمدی بنایا جا رہا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا افریقہ کے لوگ ایسے سادہ نہیں ہیں وہ سب جانتے ہیں اور بڑی قربانیاں کر کے احمدی ہو رہے ہیں۔

ہندوستان میں احمدیت کی تاریخی کامیابی

حضرت صاحب نے ہندوستان میں احمدیت کے نفوذ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی عالمی بیعت میں ہندوستان میں صرف دو ہزار 156۔ افراد احمدی ہوئے۔ دوسری عالمی بیعت میں یہ تعداد بڑھ کر 14 ہزار 198 ہو گئی۔ تیسری عالمی بیعت میں 45 ہزار احمدی ہوئے اور آج ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ یہ تعداد ایک لاکھ سے بڑھ گئی ہے۔ امسال ہندوستان میں ایک لاکھ چھ ہزار 645۔ افراد احمدی ہوئے ہیں۔

یورپ کے ممالک میں احمدیت کا فروغ

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یورپ میں 1993ء میں یورپین افراد کی بیعتوں کی تعداد ایک ہزار سے کچھ کم تھی۔ 1994ء میں تعداد 26 ہزار ہو گئی۔ 1995ء میں 48 ہزار افراد احمدی ہوئے اور 1996ء میں یعنی امسال یہ تعداد 56 ہزار ہو گئی ہے یعنی گزشتہ دو سالوں میں ایک لاکھ 41 ہزار یورپین احمدی ہوئے ہیں۔ حضرت صاحب نے جرمنی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا امیر صاحب جرمنی نے وعدہ لیا ہے کہ 1999ء تک وہ ایک لاکھ احمدی بنائیں گے۔

اس موقع پر امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر نے کھڑے ہو کر بتایا کہ ہم اللہ نے چاہا تو یہ تعداد پوری کریں گے اور ہم نے ایک لاکھ احمدیوں کے لئے جلسہ گاہ بھی ڈھونڈلی ہے۔

حضرت صاحب نے دعوت الی اللہ کی مہم میں رکاوٹیں ڈالنے والوں کا بھی ذکر فرمایا۔ اور اس ضمن میں کئی واقعات بیان فرمائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا آج عیسائی اور مشرک علاقوں میں بھی احمدیت کا پیغام پھیل رہا ہے۔ غانا میں مشرکوں کا احمدیت کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ حضرت صاحب نے غانا' ترکی' آئیوری کوسٹ' ہندوستان اور لائبیریا کے کئی واقعات بیان فرمائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ لائبیریا کی سرحد پر جو مشرکین آباد ہیں ان میں پہلے سال 70 ہزار افراد احمدی ہو گئے تھے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اثر سے بیعتوں کے ضمن میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ دنیا کے کونے کونے سے صرف احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام دیکھ کر بھی لوگ احمدی ہو رہے ہیں کینیڈا اور امریکہ کے دورے کے دوران مجھے کئی لوگ ایسے ملے۔ حضرت صاحب نے فرمایا دنیا میں جو عالمی روحانی انقلاب برپا ہو رہا ہے اس میں احمدیہ ٹی وی کا بڑا حصہ ہے۔ اس ضمن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مکرم سید نصیر شاہ صاحب اور مکرم رفیق حیات صاحب کی خدمات کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا یہ بہت ہی مخلص اور بے ریا کارکن ہیں۔ محض اللہ کا فضل نازل ہوا ہے۔ دنیا کی جو سب سے بڑی کمپنی ہے اس سے ہمارا رابطہ تھا۔ لیکن جولائی تک ممکن نظر نہ آتا تھا کہ پروگرام شروع ہو سکیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس کے لئے بار بار دعائیں کیں آخر اللہ تعالیٰ نے ناممکن کو ممکن بنا کر رکھ دیا۔ اس پر جب اس کمپنی کا شکریہ ادا کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارا نہیں بلکہ اپنے اللہ کا شکر ادا کریں۔ ہمارا بورڈ منظور ہی نہ کر رہا تھا۔ آخر اس نے اجازت دے دی۔

تمام بنی نوع سے پیار کریں

حضرت صاحب نے فرمایا تمام بنی نوع انسان سے پیار کریں اور راضی نہ ہوں جب تک وہ خدا تعالیٰ سے محبت نہ کرنے لگیں۔ محبت خود دلوں کو صیقل کر دیتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا واپس جا کر سب سے پہلے ان کی تربیت کریں۔ خدا کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دیں۔ اگر آپ ایک ان پڑھ کے دل میں بھی خدا کی محبت ڈال دیں گے تو جس سے محبت ہو اس کے لئے انسان سب کچھ کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ محبت الٰہی ان کو زندہ رکھے گی۔ ان کو سمیٹ لے گی۔ محبت کے قلعوں میں ان کو قلعہ بند کر دیں۔ اور پھر ان سے یہ عہد لیں کہ انہوں نے اس نور کو آگے دنیا میں پھیلانا ہے۔

نو مبایعین کی تربیت کے ضمن میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ دعائیں کر کے ان کی کلاسیں

باقی صفحہ 7 پر

ہر معاملہ میں دین کو مقدم کریں

میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سست ہو جاویں دین حق کسی کو سست نہیں بناتا اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں۔ مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ خدا کے لئے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں تاکہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کرے۔ (عبادات) کے وقت پر (عبادتوں) کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملہ میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ اصل مقصود دین ہو۔ پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سانحہ ارتحال

○ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ و سابق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

"الفضل" جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ہمارا قومی اخبار سلسلہ کے افراد کے متعلق خبر شائع کر کے اکناف عالم میں پہنچاتا ہے اور افراد جماعت جہاں کہیں بھی ہوں خاندان متعلقہ کے ہموم و غموم میں شریک ہو کر اس کی ڈھارس بندھاتے ہیں۔ اس طرح انفرادی صدمہ ایک قومی حادثہ بن جاتا ہے۔ اس کا تازہ عملی ثبوت میری اہلیہ محترمہ امتہ الحی صاحبہ کی وفات کا حادثہ ہے۔ وفات سے چند روز پہلے وہ ایک عزیز کے دل کے عارضہ میں مبتلا ہو جانے پر اس کی بیمار پرسی کے لئے راولپنڈی گئیں۔ دو روز بعد ڈاکٹر نوری سے وقت لیکر معائنہ کروایا (ڈاکٹر صاحب موصوف ان کے معالج تھے اور کہا کرتے تھے کہ جس باقاعدگی سے ان کی یہ مریضہ دوائی کھاتی ہیں اس کی مثال بہت ہی کم ملتی ہے) انہوں نے معائنہ کر کے تسلی کا اظہار کیا کہ ان کی حالت پہلے سے بہت بہتر ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا دو روز بعد اچانک ہارٹ فیل ہو گیا اور موصوفہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ جنازہ راولپنڈی سے 22-جولائی 96ء کو 9 بجے شام ربوہ پہنچا۔ اگلے روز صبح 8 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور نے جنازہ پڑھایا جس میں جملہ کارکنان اور عزیزان شامل ہوئے۔ آپ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ محترم مرزا خورشید احمد صاحب نے قبر پر آخری دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

یکم- ظہور 1375 ھش   یکم - اگست 1996ء

نہ تھکیں نہ ماندہ ہوں

ہم دعا اس لئے کرتے ہیں کہ ہمیں کوئی ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری کسی مراد کے بر آنے کی ہمیں خواہش ہوتی ہے۔ ہم کسی کیفیت کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غرضیکہ دعا کا پہلا مقصد اور دعا کی پہلی ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنی ضرورتوں کے پیش نظر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے ہیں اور اس سے مانگتے ہیں۔ ایسا تو دنیا میں کوئی بھی شخص نہیں جسے کوئی ضرورت نہ ہو۔ ہر شخص دنیا میں ضرورت مند ہے اور ہر شخص اپنی ہر ضرورت کو از خود پورا نہیں کر سکتا۔ اسے تدبیر بھی کرنی پڑتی ہے اور اس کے لئے دعا کرنا بھی لازمی ہے۔ یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ اگرچہ تدبیر اور دعا ساتھ ساتھ چلتے ہیں لیکن تدبیر کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔ اگر ظاہرا طور پر دیکھا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ تدبیر کا پہلا نمبر ہے۔ تدبیر کرے اور خدا تعالیٰ سے تدبیر کے لئے بھی دعا کرے کہ وہ کارگر ہو اور انجام کے لئے بھی کہ وہ حسب منشا ہو۔ یا ہماری بہبود کے پیش نظر ہو۔ پس تدبیر اور دعا دونوں ضروری ہیں۔ جس طرح کام کرتے کرتے درمیان میں چھوڑ دینا مستقل مزاجی کی نفی ہے اسی طرح دعا کرتے کرتے بھی درمیان میں چھوڑ دینا مستقل مزاجی کی نفی ہے۔ تدبیر کو بھی انجام تک پہنچائے اور دعا کو بھی۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے۔ یعنی انسان یہ سمجھتے ہوئے نہ دعا کرے کہ پتہ نہیں قبول ہوگی یا نہیں اور نہ اس کے دل میں یہ گھبراہٹ ہو کہ اسے دعا کو جاری رکھنا چاہئے کہ نہیں۔ بے دلی بھی نہیں ہونی چاہئے اور گھبراہٹ بھی نہیں۔ اور انسان کو خدا تعالیٰ سے مانگتے ہوئے تھکنا بھی نہیں چاہئے آخر یہ تو ہے نہیں کہ چیزیں کاؤنٹر پر پڑی ہیں۔ آپ نے ہاتھ بڑھایا اور اٹھا لی۔ دعا کی اور چیز لے لی۔ یہ تو نہیں ہے۔ انسان مانگنے والا ہے خدا دینے والا ہے۔ کب دیتا ہے کب تک انتظار کرواتا ہے۔ کب دینا مفید سمجھتا ہے اور کیا دینا مفید سمجھتا ہے یہ ساری باتیں خدا سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر ہم جلد ہی تھک ہار کر بیٹھ جائیں تو ہو سکتا ہے کہ اگلے ہی لمحے ہماری مراد بر آنے والی ہو ہماری دعا قبولیت کا درجہ پانے والی ہو۔ پس خدا تعالیٰ سے مانگتے ہوئے تھک ہار کر بیٹھ نہیں جانا چاہئے۔ آپ کی ضرورت ہے خدا سے مانگیں اور اس وقت تک مانگتے رہیں جب تک آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ یا ضرورت اسی طرح پوری ہو گئی ہے یا اللہ تعالیٰ نے آپ کو کچھ اور دے کر مطمئن کر دیا ہے۔ اسی لئے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہئے جب تک دعا اپنا پورا اثر نہ دکھائے۔ اس میں قبولیت کا راز بھی بتا دیا گیا۔ دعا کا اثر ہونا چاہئے ضروری نہیں کہ وہی چیز مل جائے جو ہم مانگ رہے ہیں لیکن دعا کے اثر کے ذریعے یا مل جائے یا ضرر رساں ہے تو نہ ملے یا ہمارے لئے کچھ اور مفید ہے تو وہ مل جائے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جو لوگ گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں گھبرا جانا انسان کو محرومی کی طرف لے جاتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ حضرت صاحب نے دعا میں بے دلی اور گھبراہٹ کو روکنے کا ارشاد فرمایا ہے جلدی تھک کر بیٹھ جانے کو بھی اچھا نہیں سمجھا بلکہ دعا کی اہمیت بتاتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے۔ اور یہ بات آپ نے اپنے تجربہ سے کہی ہے۔ فرماتے ہیں۔ ”میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ خیالی بات نہیں جو باتیں عام طور پر اور معمول کے مطابق ہوتی چلی جاتی ہیں ان کے لئے بعض اوقات دعا کا خیال بھی نہیں آتا۔ خیال کا آجانا اچھی بات ہے۔ لیکن عام حالات میں دعا کا خیال بھی نہیں آتا۔ جب مشکل پڑتی ہے اور اس کے لئے ہم کوئی تدبیر کرتے ہیں اور اس تدبیر سے وہ مشکل حل نہیں ہوتی تو پھر بڑے زور سے ہمارے دل میں دعا کا خیال پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتے ہوئے اس مشکل کو آسان کر دیتا ہے۔“

خلاصہ ان ساری باتوں کا یہ ہے کہ دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے۔ ہمیں جلدی تھک کر بیٹھ نہیں جانا چاہئے۔ اور اس بات سے گھبرانا نہیں چاہئے کہ وقت لگ رہا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے محرومی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مشکل کے وقت تو ہم تدبیر اور دعا کرتے ہی ہیں لیکن اگر دعا کو ہمیشہ اپنے لبوں پر جاری رکھیں تو یہ ہماری سعادت ہوگی۔ کہ ہم بظاہر از خود ہو جانے والی باتوں کے متعلق بھی خدا سے دعا کرتے ہیں۔

O

اگر وفا کے عوض ان سے ہم جفا لیں گے
ہمیں یقیں ہے کہ خوشنودیٔ خدا لیں گے
بھلا کے اپنی جفاؤں کو آ ملیں ہم سے
اگر ملیں گے تو درویش کی دعا لیں گے
چلے بھی آئیں کسی شام میری کٹیا میں
دیا نہ ہوگا تو خونِ جگر جلا لیں گے
تمہیں ضرورتِ آرائشِ جمال نہیں
ہمارے دل کے سوا آپ، ہم سے کیا لیں گے
نہ پا سکیں گے درِ یار ہم یہاں بیٹھے
چلیں تو کل نہیں پرسوں ضرور پا لیں گے
چلو اے ہمدمو مل کر دیارِ جاناں میں
خدا نے چاہا تو ہم سب انہیں منا لیں گے
بلائیں یا نہ بلائیں پہنچ ہی جائیں گے ہم
پہنچنے کا بھی بہانہ کوئی بنا لیں گے
ہمارا شیوہ ہے تسلیم و عاجزی شبیّر
کبھی تو وہ ہمیں اٹھ کر گلے لگا لیں گے

شبیّر احمد

تربیت کا راز ہے حُبِّ خدا
پیار اس کا دل میں پیدا کیجئے
ماؤں کی لوری میں اس کا نام ہو
پیار بچوں کو خدا کا دیجئے

ابوالاقبال

ضروری اعلان

O وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو کسی بھی یونیورسٹی، کالج یا تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا اب داخلہ لے رہے ہوں وہ نظارت تعلیم میں قائم انفارمیشن سیل (Information Cell) کو مندرجہ ذیل معلومات ضرور بھجوائیں تاکہ دوسرے احمدی طلباء و طالبات جن کو ان ادارہ جات کے بارے میں معلومات درکار ہوں۔ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی قسم کی معلومات یا راہنمائی درکار ہو تو بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(i) ڈگری/ڈپلومہ کورس کا تازہ ترین میرٹ اور داخلہ سے متعلقہ ضروری معلومات

(ii) اپنے شعبہ کا Prospectus

(iii) اگر ان کے علاوہ کوئی اور ضروری تعلیمی معلومات ہوں۔

طلباء و طالبات سے یہ بھی درخواست ہے کہ اگر وہ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔ شکریہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت جلد دوم

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے مختصر سوانح

آپ 1858ء میں بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے۔ آپ کا پیدائشی نام کریم بخش رکھا گیا جسے بعد کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے عبدالکریم میں تبدیل کر دیا۔ ابتدائی تعلیم اس زمانہ کے دستور کے مطابق (مسجد کے مکتب میں پائی اور (کلام الٰہی) اور فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ اور پرائیویٹ طور پر ہی عربی علوم کا مطالعہ کر کے ان میں یہاں تک دستگاہ حاصل کی کہ امریکن مشن سیالکوٹ میں فارسی استاد مقرر کئے گئے۔ (۔) آپ نے بورڈ مڈل سکول میں ملازمت اختیار کر لی مگر یہاں بھی آپ نے استعفاء دیدیا اور پبلک وعظوں کا سلسلہ جاری کر دیا۔ سیالکوٹ کے راجہ بازار کا چوک آپ کا لیکچر گاہ تھا۔ یہ غالباً 1880ء کی بات ہے۔ آپ کی آواز اتنی دلکش اور موثر تھی کہ بعض اوقات ہندو اور سکھ بھی آپ کی تلاوت قرآنی کو سن کر از خود رفتہ ہو جاتے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ فرشتے آسمان سے اتر کر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گا رہے ہیں۔ علاقہ بھر میں آپ کا چرچا ہو گیا اور لوگ کثرت سے آپ کے جادو بھرے وعظ میں شریک ہونے لگے۔ جو سنتا مسحور ہو جاتا۔ آپ بہت جلد اپنی خداداد طاقت سے ایک فصیح و بلیغ اور پرجوش مقرر بن گئے اور عربی‘ فارسی‘ انگریزی اور اردو میں آپ کو اتنی دسترس حاصل ہو گئی کہ ان زبانوں کے عالم بھی آپ کو داد فصاحت دینے لگے۔ آپ کی تقاریر سے عیسائی مشن تھرا گیا۔ اور انہوں نے ہرچند کوشش کی کہ انہیں اپنی ملازمت میں دوبارہ لے سکیں مگر کامیابی نہ ہوئی۔ ایک عرصہ سے آپ کو حضرت مولوی نور الدین صاحب سے گہرا تعلق رہا بلکہ آپ ایک دفعہ مسلسل چھ ماہ تک کشمیر میں ان کی خدمت میں حاضر رہے۔ یہ تعلق مولوی عبدالکریم صاحب کو بالآخر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دامن سے وابستہ کرنے کا موجب بنا۔ مارچ 1888ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ستمبر 1898ء میں آپ مستقل (نقل مکانی) کر کے قادیان آبسے اور حضرت بانی سلسلہ کے مکان کے اس حصہ میں رہائش اختیار کر لی جو (بیت مبارک) کے اوپر کے صحن کے ساتھ ملحق ہے۔ اس مکان کے نیچے خود حضرت صاحب کا رہائشی کمرہ تھا۔ یہاں پانچ وقت کی (عبادت) اور جمعہ کی (عبادت) کی امامت آپ ہی کے سپرد ہوئی۔ جس کے فرائض آپ عمر بھر سرانجام دیتے رہے۔ آپ پہلے نیچری خیالات رکھتے تھے مگر حضرت بانی سلسلہ کے فیض صحبت نے آپ کے نظریات کو یکسر پلٹ کر جلد ہی زبردست عاشقانہ رنگ پیدا کر دیا تھا اور وہ قومی اور قلمی جہاد کے میدان کے لئے ایک جرنیل بن گئے اور آخر وقت تک وہ اس خدمت میں مصروف عمل رہے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپ کی وفات پر اس زبردست تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "وہ اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے۔ جب اوائل میں میرے پاس آئے تھے تو سید احمد کے معتقد تھے۔ کبھی کبھی ایسے مسائل پر میری ان کی گفتگو ہوتی جو سید احمد کے غلط عقائد میں تھے۔ اور بعض دفعہ بحث کے رنگ تک نوبت پہنچ جاتی مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک دن اعلانیہ کہا کہ آپ گواہ رہیں کہ آج میں نے سب باتیں چھوڑ دیں اس کے بعد وہ ہماری محبت میں ایسے محو ہو گئے تھے کہ اگر ہم دن کو کہتے کہ ستارے ہیں اور رات کو کہتے کہ سورج ہے تو وہ کبھی مخالفت کرنیوالے نہ تھے۔ ان کو ہمارے ساتھ ایک پورا اتحاد اور پوری موافقت حاصل تھی۔ کسی امر میں ہمارے ساتھ خلاف رائے کرنا وہ کفر سمجھتے تھے ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی اور وہ (۔) میں سے ہو گئے تھے جن کی تعریف خدا تعالیٰ نے پہلے سے ہی (اپنے کلام) میں کی تھی ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گزری تھی۔ اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اسی واسطے چھوڑی تھی کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں ان کو ایک نوکری دو سو روپے ماہوار کی ملتی تھی مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گزار دی۔ صرف عربی کتابوں کے دیکھنے کا شوق رکھتے تھے۔ (دین حق) پر جو اندرونی بیرونی حملے ہوتے تھے ان کے دفاع میں اپنی عمر بسر کر دی۔ باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی۔ ان کے متعلق ایک خاص (الٰہی بشارت) بھی تھی "(۔) لیڈر" غرض میں جانتا ہوں کہ ان کا خاتمہ قابل رشک ہوا کیونکہ ان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہ تھی۔"

ذیابیطس کا حملہ آپ کی شبانہ روز قلمی و علمی مصروفیات کا نتیجہ تھا کہ زلزلہ کانگڑہ سے قبل آپ کو کثرت پیشاب کا شدید عارضہ ہو گیا۔ حضرت بانی سلسلہ کی دعا کی برکت سے افاقہ ہوا ہی تھا کہ 12۔ اگست 1905ء کو آپ کی پشت پر دونوں کندھوں کے درمیان ایک چھوٹی سی پھنسی نمودار ہوئی جو پہلے معمولی سمجھی گئی مگر بعد میں اس نے یکایک خطرناک صورت اختیار کر لی۔ ابتداءً اس میں کاربنکل (Carbuncle) کی علامات پوری پوری نہ پائی جاتی تھیں مگر چند روز بعد وہ پورا کاربنکل بن گیا۔ ساتھ ہی آپ کی ڈاڑھ میں سخت درد شروع ہو گیا۔ ڈاکٹر مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب نے (جو تین ماہ کی چھٹی پر قادیان گئے ہوئے تھے) صبح کو ڈاڑھ نکالی اور شام کو پھوڑے کا اپریشن کیا۔ حضرت مولوی صاحب کو اس سے انتہائی تکلیف اور دردوکرب پہنچی اور آپ رات بھر سو نہ سکے۔ یہ رات حضرت بانی سلسلہ کے لئے بھی انتہائی بے چینی کی رات تھی۔ باوجودیکہ 20۔ اگست 1905ء کو الماری کے تختے سے سر کو چوٹ لگنے سے بہت سا خون آپ کا نکل گیا تھا اور پہلے ہی سخت درد تھا نیز دوران سر کی بیماری کی شکایت بھی تھی لیکن حضرت صاحب کو مولوی عبدالکریم صاحب کی تکلیف کا بے حد احساس تھا اور خود نہ صرف اس رات بلکہ کئی راتیں جاگتے گزاریں اور دعاؤں میں مصروف رہے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی اس قسم کا اضطراب اور فکر میں نے اپنی اولاد کے لئے بھی نہیں کیا۔

دعا کا معجزہ اور مولوی صاحب کی کاربنکل سے بکلی شفایابی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی شبانہ روز دعاؤں کا ایسا معجزانہ اثر ہوا کہ کاربنکل جیسی مہلک بیماری سے آپ بکلی شفایاب ہو گئے حالانکہ ذیابیطس کا مریض اگر کاربنکل کا شکار ہو جائے اور مریض بوڑھا ہو تو اس کا بچنا مشکل ہوتا ہے۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا بیان ہے کہ "مولوی صاحب کی یہ ابتدائی بیماری بہت سخت اور خطرناک تھی۔ اس شدت سے اس کا دورہ ہوا کہ میں ایمان سے کہہ سکتا ہوں کہ مولوی صاحب کا اتنی لمبی میعاد یعنی 51 دن تک زندہ رہنا ایک معجزہ تھا۔ اور یہ محض حضرت صاحب کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ 4 ستمبر 1905ء کو حضرت مولوی صاحب کو کلوروفارم سنگھا کر ان کا بڑا اپریشن ہوا جس سے ہاتھ پاؤں سرد اور نبض قریباً ساقط ہو گئی حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ نے ان کے لئے مشک بھجوایا اور دعا میں مشغول ہو گئے۔ ادھر آپ نے دعا کے لئے سجدہ میں سر رکھا اور ادھر مولوی صاحب کی حالت جو نہایت خطرناک تھی اصلاح پکڑنے لگی اور ابھی حضرت صاحب دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ نبض بالکل درست اور مضبوط ہو گئی۔ اس حیرت انگیز معجزہ کو دیکھ کر ڈاکٹر دنگ رہ گئے۔ اس طرح کا واقعہ یکم اکتوبر 1905ء کو بھی پیش آیا جبکہ ان پر غشی کی کیفیت طاری تھی۔ کئی روز سے پیچش تھی کچھ کھایا پیا بھی نہیں تھا اور نبض نامعلوم سی تھی۔ حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی۔ آپ نے دوا بھی دی اور دعا بھی فرمائی۔ ابھی دوا اندر بھی نہ گئی تھی کہ نبض فوراً طاقت میں آگئی۔ اور آپ ہوش میں آگئے"

المختصر دعاؤں نے اعجازی اثر دکھایا یہاں تک کہ خود مولوی صاحب نے فرمایا کہ اب مجھے اصل بیماری سے بالکل صحت ہو گئی ہے دو تین روز تک چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔ جماعت کے احباب میں بھی ان کی شفایابی نے خوشی اور مسرت کی ایک نئی لہر دوڑا دی۔

الٰہی بشارات کے مطابق وفات اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مگر یہ ایک وقتی امر تھا ورنہ دراصل آسمان پر شہنشاہ حقیقی کی طرف سے اپنے دربار میں بلاوے کا حکم صادر ہو چکا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے (الٰہی بشارات) میں مولوی صاحب کی واپسی کی متواتر خبریں بھی دی جا رہی تھیں مثلاً 2 ستمبر 1905ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے (الٰہی بشارت) ہوئی سینتالیس سال کی عمر (۔) (مولوی صاحب کی عمر اس وقت 47 سال کی تھی) اسی روز دوسری (الٰہی بشارت) یہ ہوئی "اس نے اچھا ہونا ہی نہ تھا" 8 ستمبر کو (الٰہی بشارت) ہوئی۔ کفن میں لپیٹا گیا۔ 9۔ ستمبر کو الٰہی بشارت ہوئی۔ (۔) (یقیناً موت کے تیر خطا نہیں جاتے) ان تمام (الٰہی بشارتوں) میں آپ کی وفات کی اطلاعات موجود تھیں جو تقدیر مبرم تھی۔ اسی لئے حضرت مولوی صاحب کو کاربنکل کی بیماری سے پورا افاقہ ہوا ہی تھا کہ آپ ذات الجنب کی بیماری میں مبتلا ہو گئے جس سے 106 درجہ بخار ہو گیا۔ اور آپ 11۔ اکتوبر 1905ء کو بدھ کے دن اڑھائی بجے کے قریب عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ (۔) آپ کی نعش حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے حکم کے مطابق 12۔ اکتوبر کو قبل دوپہر ایک صندوق میں پہلے امانتاً دفن کی گئی۔ کیونکہ حضرت صاحب کا منشاء اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق "بہشتی مقبرہ" کے قیام کا تھا اور حضرت صاحب سب سے پہلے آپ ہی کو اس میں سپرد خاک فرمانا چاہتے تھے۔ 26 دسمبر کو جبکہ بیرونجات سے احمدی دوست جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کثیر تعداد میں حاضر تھے۔ ظہر و عصر کے بعد احباب حضرت مولوی صاحب کا تابوت اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہوئے باغ میں پہنچے۔ اگلے روز 27 دسمبر کی صبح کو دس بجے کے قریب حضرت صاحب نے اپنے خدام کو لے کر جنازہ پڑھا اور آپ کو "بہشتی مقبرہ" میں دفن کیا گیا۔ اس طرح آپ کے (۔) وجود سے بہشتی مقبرہ کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔

ایک اچھی بات

خدا تو سب کا خدا ہے مگر اس کے تعلقات بعض بعض کے ساتھ خاص خاص ہیں۔ جتنی جتنی کوئی اس سے صلح کرتا ہے اتنا ہی وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔

بیعت کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ گناہ کے زہر کے لئے تریاق ہے۔ اس کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے اور گناہوں پر ایک خط تنسیخ پھیر دیتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریر: منور شمیم خالد سابق پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج چنیوٹ

مخلوط یا جداگانہ طریق انتخاب

وطن عزیز پاکستان کا قیام، بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی مدبرانہ قیادت میں مسلمانان ہند کی جمہوری جدوجہد کا تاریخ ساز واقعہ ہے۔ جمہوریت اور پاکستان لازم و ملزم ہیں۔ حال ہی میں حکومت نے جمہوریت کے عملی تقاضوں اور جمہوری اداروں کو حقیقی قومی ادارے بنانے کی خاطر کچھ انتخابی اصلاحات نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں آج کل جمہوری روح کے عین مطابق اخبارات میں بحث و مباحثہ ہو رہا ہے آیئے اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھائیں اور ایک فرد ایک ووٹ کے اصول پر مخلوط انتخابات، اقلیتوں کے دوہرے ووٹ کی حقیقت اور جداگانہ طریق انتخابات کا پس منظر زیر غور لا کر اس اہم بنیادی مسئلہ پر قومی اتفاق رائے کو ممکن بنائیں۔

بیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ ہی برطانوی ہند میں بھی ایک فرد ایک ووٹ' کے اصول پر جمہوریت نافذ کرنے کا مطالبہ زور پکڑ گیا تو مسلمانان ہند نے بجا طور پر محسوس کیا کہ 70% ہندو اکثریت والی جمہوریت میں تو وہ ہمیشہ کے لئے ہندو کے غلام بن جائیں گے۔ لہذا 1906ء میں مسلمانان ہند نے شملہ وفد کے ذریعہ متعصب ہندو اکثریت کو لگام دینے اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی خاطر اپنے لئے جداگانہ طریق انتخاب کا مطالبہ کیا تھا لیکن آج قیام پاکستان کے انچاس سال بعد 90 فیصد مسلم اکثریت کو اپنے دس فیصد غیر مسلم اقلیتی پاکستانیوں سے قطعاً کوئی خطرہ نہیں۔ اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو یہ احساس کمتری کے سوا کچھ نہیں۔ آج مخلوط قومی انتخابات کو اسلام کے لئے خطرہ قرار دینے والے مذہبی حلقے تو قیام پاکستان ہی کے مخالف رہے ہیں۔ اور اب بھی یہ لوگ جونہی وطن عزیز کے اندر یا باہر کے سازشیوں کو سر اٹھاتے دیکھتے ہیں تو ملفوف انداز میں نہیں بلکہ کھلے طور پر اپنی اندرونی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ یقیناً باشعور قارئین کو یاد ہو گا کہ بنگلہ دیش کے قیام پر کس مذہبی / سیاسی جماعت کے لیڈر نے کہا تھا کہ شکر ہے قیام پاکستان کے "گناہ" میں وہ شریک نہیں تھے۔ یعنی انہوں نے قائداعظم اور مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کی مخالفت کی تھی لہذا اب "خوش" ہونے کا موقع ہے (خاکم بدہن)

افسوس آج اس منفی سوچ کے لوگ، واحد پاکستانی قومیت کے حامل طریقہ انتخاب۔ مخلوط انتخاب کو پاکستان، نظریہ پاکستان اور اسلام کے لئے ایک خطرہ قرار دے کر حقیقت میں اسلام اور خود مسلم اکثریت کے لئے رسوائی و بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ پاکستان کی تمام بڑی سیاسی جماعتیں، عام انتخابات میں، پاکستان کے اقلیتی شہریوں کو بھی، اہلیت کی بنیاد پر اپنا امیدوار نامزد کر کے ان کے حق میں انتخابی مہم چلا کر، کامیاب کرانے کا اہتمام کرتیں۔ ایسے وسیع القلبی مظاہرہ سے لازماً پاکستانیت کے خدوخال قابل رشک انداز میں ابھرتے۔ آخر بانی پاکستان حضرت قائداعظمؒ نے ایک ہندو پاکستانی جوگندر ناتھ منڈل کو وزیر قانون بنایا تھا۔ وطن عزیز کے ایک اور قابل فخر سپوت جناب اے آر کارنیلیس صاحب (چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان) کا کردار سروس کے دوران اور بعد از ریٹائرمنٹ ایسا مثالی رہا کہ آج ان کی وفات کے کئی سال بعد بھی، جب ہم ان کا دوسرے مسلمان ججز / چیف جسٹس صاحبان سے موازنہ کرتے ہیں تو اس چیف جسٹس کے لئے دل کی گہرائی سے جذبات قدر و ممنونیت جنم لیتے ہیں۔ یہ وہی چیف جسٹس تھے جنہوں نے آسٹریلیا میں منعقدہ ایک عالمی کانفرنس میں پوری تحدی سے اپنا یہ موقف پیش کیا کہ اگر معاشرہ سے جرائم کا قلع قمع کرنا ہے تو پھر اسلام اور اسلامی تعلیمات سے روشنی لینی چاہئے۔

لیکن ذرا تصور فرمائیں کہ جناب کارنیلیس جیسے عظیم پاکستانی کو جداگانہ (فرقہ وارانہ) طریق انتخاب میں کسی بھی پسندیدہ امیدوار کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کر کے اسے منتخب کرنے کا اہل قرار نہیں دیا جاتا۔ مذہبی تعصب کی بنا پر ووٹ کے بنیادی قومی سیاسی حق سے کسی کو محروم رکھنا آج کے جمہوری دور میں سب سے بڑا سیاسی ظلم ہے۔ اس ظلم میں وطن عزیز کے ایک آمر کے دور حکومت میں چور دروازہ سے۔ دستور کے اندر جزوی اور غیر مکمل شکل میں لانے کا اہتمام کیا گیا۔ حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ قومی سیاسی جماعتیں پاکستان کے اقلیتی شہریوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے دل جیت کر ان کو سیاسی طور پر اپنے ساتھ ساتھ قدم بہ قدم آگے بڑھاتیں۔ لیکن اگر ایسا عمومی طور پر ممکن نہ تھا تو علامت کے طور پر ہر بڑی جماعت، اقلیتی شہریوں کو بھی اپنے ٹکٹ پر کم از کم ایک امیدوار کھڑا کرنے کا حوصلہ دکھاتیں لیکن افسوس ایسا بھی نہیں ہوا۔ اقلیتوں کو قومی دھارے میں لانے کے لئے حکومت نے اگر قومی ووٹ کے ساتھ ایک کمیونٹی ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے تو بعض حلقوں کی طرف سے بہت عجیب و غریب تبصرے ہو رہے ہیں۔ اور تو اور ہمارے پرانے سیاستدان نوابزادہ نصراللہ خان صاحب سے لے کر معمر مذہبی و سیاسی بزرگ میاں طفیل محمد صاحب بھی تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اقلیتوں کو دو ووٹ دینے کا فیصلہ ان کی سمجھ سے بالا ہے۔ واضح ہو کہ دوسرے کمیونٹی ووٹ سے پاکستان کے ہندو عیسائی، پارسی، سکھ شہری کمزور طبقہ کے طور پر، کم از کم ایک دو نمائندے قومی یا صوبائی اسمبلیوں میں لا سکیں گے۔ یہ کمیونٹی ووٹ "قومی" ووٹ کا متبادل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور اس دوسرے ووٹ کی حیثیت ایک قسم کی تالیف قلب کی حامل کارروائی ہے۔ اس عمل سے محروم طبقہ کو کچھ ہمت حوصلہ دینا مقصود ہوتا ہے اور بس۔ یہ دوسرا ووٹ اصلاً انسانی مروت کا حامل حقیقی اسلامی فراخدلی کا نمونہ ہے۔ جو کہ دلوں کو جیتنے کا باعث بنتا ہے۔ کسی شہری کو کمیونٹی ووٹ دے کر سیاسی "قومی ووٹ" سے محروم رکھنا بالکل ایسے ہی ہے کہ کسی محنت کش کو اجرت سے محروم رکھ کر بخشیش پر ٹرخانا۔ لہذا پہلے اصل حق (قوم کے فرد کی حیثیت سے ووٹ کے حقیقی استعمال کا "قومی حق") دینا ہو گا۔ اس قومی حق کے استعمال کی منطقی منزل (یعنی اسمبلیوں کا رکن منتخب ہونے) سے چونکہ اکثریت کے مخالفانہ رویہ / ووٹ کے باعث اقلیتی شہری محروم رہے گا۔ لہذا اقلیتیں اپنے کمیونٹی ووٹ کو استعمال کر کے... اپنا کم از کم ایک نمائندہ تو منتخب کر سکیں گی۔ اس ایک نمائندہ کو منتخب کرنے کا حق دے کر ملک میں بسنے والے اقلیتی پاکستانیوں کو اپنی قومی اسمبلی کے دو صد ارکان کے انتخاب میں ووٹ ڈالنے کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اگر محروم کیا یا رکھا گیا ہے تو سراسر غلط اور بطور ظلم و زیادتی کیا گیا ہے۔ لہذا اس اہم قومی مسئلہ پر ہمارے زعماء و قائدین کو بانی پاکستان حضرت قائداعظمؒ کی 11۔ اگست 1948ء کی دستور ساز اسمبلی میں کی گئی تقریر بار بار پڑھنی چاہئے۔ نیز 1956ء 1962ء اور 1973ء کے اصلی دساتیر کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے۔ یہ سب دستور ملک میں مخلوط انتخابات ہی نافذ کرتے رہے ہیں۔ اور تو اور جنرل ضیاء الحق صاحب کے بدنام زمانہ ریفرنڈم میں بھی سب پاکستانیوں نے بلا تفریق... ایک قوم کے طور پر جی ہاں، مخلوط طور پر، دریافت کئے گئے سوال کا جواب "ہاں یا ناں" میں دیا تھا۔ اگر پاکستان کے اقلیتی شہری۔ نظام اسلام کو رائج کرنے نہ کرنے کے سوال پر ووٹ دے سکتے ہیں تو گلی / محلہ شہر کی نالیاں / سڑکیں درست کرنے / کرانے اور خدمت عوام کے کاموں کی خاطر اپنا مشترکہ نمائندہ چن کر اسمبلیوں میں کیوں نہیں بھجوا سکتے؟ یہ سوال تمام دردمند اہل وطن سے ہے۔ آیئے یہ بھی سوچیں کہ مخلوط قومی ووٹ اور جداگانہ محدود ووٹ سے منتخب کی گئی قومی اسمبلیوں کے اراکین کے ذہنی، علمی، اخلاقی معیار میں کوئی فرق نظر آتا ہے۔ نیز ہر دو قسم کی اسمبلیوں کی کارکردگی / احساس ذمہ داری کا بھی موازنہ خالی از دلچسپی نہ ہو گا کہ کون سے طریق انتخاب سے بہترین نتائج قوم نے حاصل کئے۔ یہ دلچسپ تقابلی مطالعہ ہر دور کے اخبارات سے بھی کیا جا سکتا ہے جو اسمبلیوں کی مکمل کارروائی ہر روز شائع کرتے تھے۔ ان اخبارات کی فائلیں ایک واضح فرق بتائیں گی کہ مخلوط ووٹ سے قائم کردہ اسمبلیاں ہر لحاظ سے بہت بلند و بالا معیار کی حامل تھیں اور جو "ہارس ٹریڈنگ" جیسے کارہائے نمایاں سے تو بالکل نابلد تھیں۔ آخر میں آپ سے اور آپ کے موقر رسالہ کے معزز قارئین سے دردمندانہ درخواست ہے کہ اس اہم قومی مسئلہ پر، لگی لپٹی بغیر، اہل وطن کی ٹھیک ٹھیک راہنمائی کا ماحول پیدا کریں اور تمام ذرائع ابلاغ، پریس، ریڈیو / ٹی وی مل کر بانی پاکستان حضرت قائداعظمؒ کی پوری سیاسی زندگی ان کے قومی ملکی سیاسی نظریات اور عملی توضیحات و تشریحات دوسرے لفظوں میں پاکستان اور پاکستانیت کا جو حقیقی مفہوم بانی پاکستان کے ذہن میں تھا اور جس کی واضح ترین تشریح اپنے تمام تر عملی تقاضوں کے ساتھ قوم کے سامنے بانی پاکستان نے جن الفاظ میں بیان کی تھی اس کی وسیع تر اشاعت کا اہتمام کریں... قائداعظمؒ نے فرمایا تھا۔

"آپ آزاد ہیں اپنے مندروں، مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے، آپ کو پاکستان کی مملکت میں پوری آزادی حاصل ہے۔ خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے ہو۔ اس کا کاروبار مملکت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اس بنیادی اصول سے آغاز کر رہے ہیں کہ ہم ایک ہی مملکت کے شہری ہیں جن کی حیثیت مساوی ہے ہمیں اس بات کو ایک نصب العین کے طور پر اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔"

(مجلس دستور ساز پاکستان سے خطاب 11۔ اگست 1947ء)

آیئے حضرت قائداعظمؒ کے ان فرمودات پر خلوص دل سے عمل پیرا ہو کر وطن عزیز کو قابل فخر پاکستانیوں کا قابل رشک عظیم تر "پاکستان یعنی پاکستانیت کا حامل پاکستان بنا کر آنے والی نسلوں کے حوالہ کریں۔

(پندرہ روزہ "المصلح" کراچی یکم تا 30- اپریل 1996ء)

"تحریک جدید کسی خاص گروہ سے مختص نہیں۔ بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ (دین حق) کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے۔ اس کا (دین حق) کا قبول کرنا محض بیکار ہے"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظفر اقبال

بشکریہ روزنامہ پاکستان

جمہوریت کے تقاضے

مسٹر ظفر اقبال نے اپنے کالم پارٹی پالیٹکس میں لکھا:

قائداعظم کے قریبی اور معتمد ترین ساتھیوں میں سے ایک' جو ماشاء اللہ بقید حیات ہیں' سردار شوکت حیات اپنی کتاب "قوم جس نے اپنی روح کھو دی" میں لکھتے ہیں۔

1946ء کی انتخابی مہم کے دوران جب میں گورداسپور میں تھا تو مجھے قائداعظم کا تار ملا کہ آپ قادیان جا کر خلیفہ بشیر الدین محمود کو پیغام دیں کہ ہمیں آپ کے تعاون کی بھی ضرورت ہے اور دعاؤں کی بھی۔ ذرائع رسل و رسائل کافی نہ تھے' تاہم میں بڑی مشکل سے قادیان پہنچا تو اس وقت رات ہو چکی تھی۔ میں نے خلیفہ صاحب کی اقامت گاہ پر جا کر اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ مجھے خلیفہ صاحب سے ملنا ہے تو مجھے بتایا گیا کہ صاحب موصوف آرام کے لئے اندرون خانہ چلے گئے ہیں اور اب صبح کو ہی برآمد ہوں گے۔ مجھے رات کو قیام کرنے اور خدمت کا موقع دینے کو کہا گیا۔ میں نے کہا کہ میرے پاس وقت بہت کم ہے رات قیام نہیں کر سکتا' البتہ میں خلیفہ صاحب کے لئے قائداعظم کا جو پیغام لے کر آیا ہوں' وہ ان تک پہنچا دیا جائے۔ قائداعظم کا نام سن کر وہاں کھلبلی سی مچ گئی۔ فوراً میرے آنے کی خبر اندر بھجوائی گئی اور تھوڑی ہی دیر بعد خلیفہ صاحب باہر تشریف لے آئے۔ عرض مدعا پر انہوں نے کہا کہ میری طرف سے قائداعظم کو کامیابی کی بشارت دیں' جس کے لئے میں دعا بھی کروں گا۔ ہمارا تعاون بھی ان کے ساتھ رہے گا۔ ہمارا یہ عہد ہے کہ ہماری جماعت سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص مسلم لیگی امیدوار کے مقابلے میں کھڑا ہی نہیں ہو گا اور اگر ہوا بھی تو الیکشن سے دستبردار ہو جائے گا' چنانچہ ایسا ہی ہوا اور قادیانی فرقے نے مسلم لیگ کی بھرپور مدد کی۔ صرف ایک قادیانی امیدوار ایسا تھا' جس کا تعلق سیالکوٹ سے تھا اور جو ہدایت کے باوجود دستبردار نہ ہوا' اسے محض اڑھائی سو کے قریب ووٹ ملے تھے۔ بہرحال واپسی پر میں نے قائداعظم کا یہی پیغام جب دارالسلام پٹھانکوٹ میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کو دیا تو انہوں نے کہا کہ میں اس پاکستان کے لئے تعاون کروں' جسے میں ناپاکستان کہتا ہوں؟ جاؤ میاں جاؤ' اور اپنا کام کرو۔ اب صورت یہ ہے کہ پاکستان کی بھرپور مخالفت کرنے والی جماعت اس ملک کی ٹھیکیدار بننے کے لئے بے چین ہے اور قادیانی جنہوں نے تن من دھن سے اس تحریک کا ساتھ دیا تھا۔ وہ کافر قرار پا کر بتدریج ملک سے باہر جا رہے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ پاکستان کے یہ خود ساختہ اجارہ دار اپنے مذموم مقاصد کے لئے تاریخ تک مسخ کرنے کے درپے ہیں اور پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنانے کی آڑ میں خود اپنے اقتدار کا کلہاڑا تیز کرنے میں مصروف ہیں حالانکہ یہ ملک اسلام کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے بنایا گیا تھا کیونکہ اسلام تو سرے سے نظریہ وطنیت ہی کے خلاف ہے ورنہ اگر اسے اسلام کے لئے بنایا گیا ہوتا تو مولانا مودودی مرحوم کے لئے اس کی مخالفت کا کوئی جواز نہیں تھا۔ مزید برآں اگر یہ ملک واقعی اسلام کے لئے بنایا گیا تھا تو نفاذ اسلام کے سب سے بڑے علمبردار اور مختار کامل جنرل ضیاء الحق جو دس سال تک بلا شرکت غیرے اس ملک کے سیاہ و سفید کے مالک بنے رہے اور اسی جماعت اسلامی کا مکمل تعاون جنہیں ارزانی رہا' وہ یہ نیک کام ضرور کر گزرتے۔

قرارداد مقاصد 49ء میں اس وقت منظور کی گئی جب لیاقت علی خاں مرحوم مولانا شبیر احمد عثمانی جیسے احتجاجی مولویوں کی دھمکی کے آگے بے دست و پا ہو گئے کیونکہ وہ جبلی طور پر ایک کمزور حکمران تھے لہذا اسی لئے پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کی صدارت قائداعظم نے ایک اچھوت رکن اسمبلی جوگندر ناتھ منڈل سے بطور سپیکر کروائی اور جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک کے بغیر ہوا۔ یہ وہ اشارے تھے جو قائداعظم کے ان خیالات کے علاوہ تھے جو انہوں نے اسی اسمبلی میں اپنی شہرہ آفاق تقریر میں بیان کئے تھے اور جسے بعد میں جنرل صاحب نے غتربود کرنے کی سرتوڑ کوشش کی۔

ایسے ہی کچھ بنیادی اشارے رسول اکرمؐ نے صلح حدیبیہ کی تحریر کے دوران بھی ارزانی فرمائے تھے۔ اس مرحلے پر جبکہ مسلمانوں کی طرف سے رسول اکرمؐ اور کفار کی طرف سے سہیل بن عمرو نمائندے تھے اور صلح کی تحریر حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکھ رہے تھے۔ انہوں نے صلح نامہ کی پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھی تو سہیل بن عمرو نے اعتراض کیا کہ ہم بسم اللہ کو نہیں مانتے' یہ مٹا دی جائے' چنانچہ رسول اللہؐ کے کہنے پر حضرت علیؓ نے بسم اللہ کو قلم زد کر دیا' جب تحریر کے متن میں فریقین کے ناموں کے سلسلے میں مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے محمد رسول اللہ لکھا گیا تو سہیل بن عمرو نے یہاں بھی اعتراض کیا کہ ہم اگر محمد کو رسول مان لیں تو پھر جھگڑا کس بات کا ہے' لہذا اسے بھی کاٹیں' حضرت علیؓ اڑ گئے' اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے اور تحریر کا کام رک گیا۔ رسول اکرمؐ نے پھر پیش رفت کی اور پوچھا کہ تحریر میں رسول اللہؐ کے الفاظ کہاں لکھے ہیں کیونکہ حضور تو امی تھے' یعنی نہ لکھ سکتے تھے اور نہ پڑھ سکتے تھے' چنانچہ یہ الفاظ حضورؐ نے خود اپنے دست مبارک سے قلم زد فرمائے تب تحریر مکمل ہو پائی' جسے بعد ازاں اہل مدینہ کے سامنے فتح مبین قرار دیا گیا۔ یہ بصیرت اور فہم و ذکاء ایک طرف تھی اور اس میں پوشیدہ تحمل اور رواداری کے اشارے دوسری طرف کیونکہ اصل معاملہ صلح نامہ کی وہ شرائط تھیں کہ جنگی بناء پر مسلمانوں کو وہ وقت اور موقع میسر آیا جس پر مستقبل کی جملہ فوجی فتوحات کا انحصار تھا۔

قصہ مختصر' ان حضرات نے جنرل صاحب کی معیت میں جس حد تک اسلام اس مصیبت زدہ ملک میں نافذ کیا ہے' وہ بیشتر اسلامی سزاؤں پر مشتمل ہے' جس کی اپنی پیچیدگیاں اپنی جگہ پر ہیں اور جو کلیتہً ایک الگ موضوع ہے۔ ان حضرات نے اسلام کے فیوض و برکات سے قطع نظر کر کے لوگوں کو اسلام سے محض دہشت زدہ کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عامتہ الناس ان کے قریب نہیں پھٹکتے اور دینی و مذہبی سیاسی جماعتیں جب عام انتخابات کے موقع پر ووٹ کی بھیک مانگنے نکلتی ہیں تو یہ کشکول کم و بیش خالی ہی رہتا ہے اور انہیں ہر بار اتحادوں اور سازشوں کا سہارا لینا پڑتا ہے تاکہ کسی شمار و قطار میں آسکیں۔

آخر مذہب کا امور مملکت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اگر واقعہ کوئی ہوتا تو یہ حضرات اب تک اسے ثابت کر چکے ہوتے۔ حقیقت حال تو یہ ہے کہ ختم نبوت ایجی ٹیشن کے دوران پاکستان بھر کے جملہ علمائے کرام' جن میں خود حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی بھی بہ نفس نفیس شامل تھے' عدالت عالیہ کے سامنے مسلمان کی تعریف پر ہی متفق نہ ہو سکے اور عدالت کو ان جملہ بید حضرات کے بارے میں نہایت افسوسناک ریمارکس دینا پڑے۔ اور انہیں یہ دن صرف اس لئے دیکھنا پڑا کہ اسلام کو سیاست میں گھسیٹ لانے میں ان کے اپنے اپنے مخصوص مفادات پنہاں تھے۔ اور جو اسلام کا حلیہ تبدیل کرنے کے بھی ذمہ دار ہیں۔

پھر لوگ یونہی اس طبقے سے متنفر نہیں ہو گئے' وہ ان کا کردار بھی دیکھتے ہیں۔ جماعت اسلامی کے احتمالی اور سابق سیاسی ہم سفر میاں نواز شریف کا یہ بیان ریکارڈ پر موجود ہے کہ امیر جماعت قاضی حسین احمد صاحب مدظلہ نے ان کی حکومت سے کشمیر میں انتخابات کے نام پر دس کروڑ روپے وصول کئے' دوسری مذہبی جماعتوں کے معاملات بھی عوام الناس سے کچھ زیادہ ڈھکے چھپے نہیں ہیں' رائے دہندگان ان حضرات کے کارہائے نمایاں و غیر نمایاں سے بخوبی اندازہ لگائے ہوئے ہیں کہ یہ لوگ اگر ان کے ووٹوں سے برسراقتدار آ بھی گئے تو کس قسم کا اسلام نافذ کریں گے' اور ان کی مجموعی کارگزاری کیا ہوگی۔

(روزنامہ پاکستان 10۔ جولائی 1996ء)

یاد ماضی

ہماری تاریخ

الفضل 16 نومبر 1933ء کی اشاعت میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کے متعلق نیاز احمد صاحب قریشی صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

الفضل 31۔ اکتوبر کی اشاعت میں مولوی بشیر احمد صاحب کی وفات کی اطلاع چھپ چکی ہے۔ چونکہ آپ اپنی گوناگوں صفات کے سبب اس قابل تھے کہ ان کے حالات زندگی بیان کئے جائیں۔ اس لئے خاکسار نے مختصراً یہ مضمون لکھا ہے۔

قبل اس کے کہ آپ کے حالات زندگی تحریر کئے جائیں آپ کے والد ماجد کا کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔ مولوی محمد عظیم اللہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل کے والد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اولین رفقاء میں سے تھے۔ آپ عالم شباب میں اپنے وطن بجنور یو۔پی۔ سے بے سروسامانی کے ساتھ حصول علم دین کی غرض سے نکلے۔ دہلی وغیرہ مقامات میں علم حاصل کیا اور پھر وارد نابھہ ہوئے۔ یہاں آپ کے تقویٰ اور طہارت کا لوگوں پر خاص اثر ہوا اور آپ پانڈوسر کے امام مقرر ہوئے۔ نیز بچوں کو درس کلام الہٰی بھی دیتے رہے۔ نابھہ کے بیشتر افراد کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے براہین احمدیہ شائع کی تو آپ اسے پڑھ کر حضرت صاحب سے عقیدت رکھنے لگے۔ یہ عقیدت غائبانہ محبت و الفت کے مدارج طے کر کے منزل عشق تک پہنچ گئی۔ اور اعلان بیعت ہونے پر فوراً بیعت کر لی اور حضور کے منشا کے مطابق دعوت الی اللہ میں مصروف ہو گئے۔ آپ کی دعوت الی اللہ میں آپ کی ذاتی خوبیاں اور تعلق باللہ نے نمایاں اثر ظاہر کیا۔ چنانچہ آپ کے ساتھ نابھہ کے چند زمیندار بھی شرف بیعت سے معزز ہو کر جماعت رفقاء میں شامل ہو گئے۔ احمدی ہونے کے بعد بھی آپ اپنے منصب امامت پر قائم رہے۔ ابتداً آپ نے ایک بیوہ صالحہ سے عقد کیا جس سے مولوی بشیر احمد صاحب تولد ہوئے۔ مولوی صاحب 1917ء میں اس جہان فانی سے صرف ایک نشانی مولوی بشیر احمد صاحب چھوڑ کر رخصت ہو گئے۔

مولوی بشیر احمد صاحب ابھی پانچ سال ہی کے تھے کہ مولوی صاحب نے انہیں پڑھانا شروع کیا۔ آپ کا ذہن اس قدر کمزور تھا کہ صبح کا سبق

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کا حکمت یار کے مرکز پر حملہ

جب حزب اسلامی کے گلبدین حکمت یار نے افغان حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے افغان حکومت میں وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا تھا تو افغان صدر پروفیسر برہان الدین ربانی سکھ کا سانس لیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ اب طالبان سے مقابلہ آسان ہو گا۔ یہ بھی خیال تھا کہ اس مضبوط مجاہد تنظیم کے حکومت سے الحاق کے بعد اب شاید طالبان مقابلے سے ہی دستکش ہو جائیں۔ لیکن یہ امیدیں فی الحال پوری نہیں ہوئیں۔

حکمت یار جب اپنے عہدے کا حلف اٹھا رہے تھے اس وقت تقریب کے مقام پر حملہ کیا جا رہا تھا۔ جس سے نصف درجن کے قریب افراد ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

اس کے بعد اب یہ خبر ملی ہے کہ طالبان کے زیر قبضہ علاقے صوبے پاکتیا میں طالبان اور حزب اسلامی (حکمت یار کی تنظیم) کی فوجوں کے درمیان شدید جنگ چھڑ گئی ہے۔ جس کے نتیجے میں متعدد افراد ہلاک و زخمی ہو رہے ہیں۔ طالبان نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی فوجوں نے صوبہ پاکتیا تحصیل درگون میں گومل تابوت کے مقام پر واقع حزب اسلامی کے مرکز پر قبضہ کر لیا ہے۔

اتوار کے روز تین بجے دوپہر طالبان کے سات سو مسلح سپاہیوں نے حزب اسلامی کے مرکز پر حملہ کر دیا۔ جس پر حزب اسلامی کی فوجوں نے اپنے کمانڈر خالد فاروق کی قیادت میں مزاحمت شروع کر دی۔ طالبان نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے حزب اسلامی کے مرکز پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور شدید جنگ جاری ہے دریں اثناء بتایا گیا ہے کہ حزب اسلامی کی فوجوں نے بڑا جوابی حملہ شروع کر دیا ہے۔

حزب اسلامی کے ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ جنگ کے نتیجے میں طالبان کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ اب تک طالبان کے 7 فوجی ہلاک اور 20 زخمی ہو چکے ہیں۔ جبکہ 60 سے زائد طالبان کو حزب اسلامی نے زندہ گرفتار کر لیا ہے۔ پشاور میں طالبان کے ذرائع کا کہنا ہے کہ اس جنگ میں حزب اسلامی کے 4 فوجی جاں بحق اور 6 زخمی ہو گئے جبکہ متعدد سپاہیوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ افغان صوبہ پاکتیا کی تحصیل درگون میں حزب اسلامی کا یہ اہم مرکز گزشتہ 20 سال سے حزب اسلامی کے قبضہ میں ہے۔ اور اس صوبہ پر طالبان کے قبضے کے بعد بھی حزب اسلامی کے سپاہیوں نے اس مرکز پر اپنا کنٹرول برقرار رکھا تھا۔ حزب اسلامی کا یہ مرکز پہاڑیوں میں واقع ہے اور یہ گوریلا جنگ کے لئے انتہائی موزوں علاقہ سمجھا جاتا ہے۔

○○○

الجزائر میں خانہ جنگی

الجزائر میں مسلمان انتہا پسندوں اور حکومت کے درمیان جھڑپیں جاری ہیں اور وہاں پر امن قائم ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے۔ تازہ خبر یہ ملی ہے کہ مسلمان عسکریت پسندوں نے ملک کے جنوب میں ایک بس کو روک کر بارہ افراد کو ہلاک کر دیا۔ عسکریت پسند مسلمانوں نے بس کے مسافروں میں سے سرکاری ملازمین کو چھانٹ کر گولی مار دی۔ یہ بس ایک سرکاری کمپنی کے ملازموں کو لے کر جا رہی تھی۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

شام کو نہ سا سکتے تھے۔ باپ شفقت پدری و مرحمت استادی کی وجہ سے رونے لگتے اور آپ کے حق میں دست دعا دراز کرتے مولوی صاحب قبلہ کی تمام تعلیمی سعی بیکار ثابت ہوئی۔ اور آپ نے فیصلہ کیا کہ ان کو چھوٹی ہی عمر میں قادیان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سائے میں چھوڑا جائے۔ سات یا آٹھ سال کی عمر میں مولوی صاحب قبلہ نے اپنے اکلوتے بیٹے کو قادیان بھیج دیا۔ جہاں انہوں نے مولوی فاضل تک تعلیم حاصل کی۔ ابتدا میں چند غیر سرکاری مدارس میں عربی پڑھائی۔ بعد میں تقریباً دس سال سے آپ لدھیانہ گورنمنٹ سکول میں پڑھاتے تھے۔ آپ نے دو شادیاں کیں پہلی بیوی سے ایک لڑکی جس کی عمر دس سال ہے اور دوسری بیوی سے بھی ایک لڑکی جس کی عمر ایک سال ہے آپ کی نشانیاں ہیں۔

آپ دعوت الی اللہ اور اصلاح جماعت کے لئے جوش رکھتے تھے۔ اوامر و نواہی کے خاص طور پر پابند تھے۔ اور اپنے احباب کو بھی اپنے رنگ میں لانے کی کوشش کرتے رہتے۔ لدھیانہ اور نابھہ کی جماعتوں میں آپ تازگی پیدا کرتے رہتے۔ گزشتہ ستمبر کی تعطیلات آپ نے نابھہ میں گزاریں۔ اور جماعت میں احباب انصار اللہ کو قدرے سست و غافل پا کر خطبات میں اس طرز سے ان کے فرائض یاد دلائے کہ فوراً ہی کام شروع ہو گیا۔ آپ تعطیلات گزار کر لدھیانہ تشریف لے گئے۔ دس پندرہ یوم بعد فوت ہو گئے۔ بذریعہ تار آپ کی خطرناک بیماری کی اطلاع ملی (ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں) آپ کی اچانک موت اور پھر عالم شباب کی موت نہایت افسوسناک ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 3۔ اگست 1996ء

- 12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
- 1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق
- 1-30 حضرت امام جماعت الرابع کی ملاقات اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
- 2-30 خطبہ۔ (دوبارہ) از حضرت امام جماعت الرابع 2-8-96
- 3-30 فرنچ سیکھئے۔
- 4-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
- 4-30 چلڈرنز کارنر۔
- 5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
- 6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
- 7-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
- 8-00 فرنچ زبان سیکھئے
- 8-30 متفرق پروگرام
- 9-00 حضرت امام جماعت الرابع کی ملاقات اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
- 10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
- 10-30 چلڈرنز کارنر۔
- 11-00 طبی معاملات۔ ڈاکٹر مجیب الحق صاحب کے ساتھ
- 12-00 خطبہ۔ حضرت امام جماعت الرابع 2-8-96
- 1-00 لقاء مع العرب
- 2-00 بنگلہ / اردو پروگرام
- 3-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
- 4-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
- 4-30 حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ سوالات کا وقت۔ ناصرات اجتماع 28-10-95
- 6-30 حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ بچوں کی ملاقات
- 7-00 متفرق پروگرام
- 8-00 لقاء مع العرب
- 9-00 عربی پروگرام
- 10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
- 10-30 چلڈرنز کارنر
- 11-00 جرمن پروگرام

اتوار 4۔ اگست 1996ء

- 12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
- 1-00 دین حق کی تعلیمات
- 2-00 حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ بچوں کی ملاقات
- 3-00 چینی زبان سیکھئے
- 3-30 حکایات شیریں
- 4-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
- 4-30 چلڈرنز کارنر۔
- 5-00 لقاء مع العرب
- 6-00 الزامات کے جوابات۔ سیشن اول
- 7-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
- 8-00 چینی زبان سیکھئے
- 8-40 حکایات شیریں
- 9-00 حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ بچوں کی ملاقات
- 10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
- 10-30 چلڈرنز کارنر۔
- 11-00 (دین حق) کی تعلیمات۔ روحانی خزائن
- 11-30 متفرق پروگرام
- 12-00 سندھی پروگرام
- 1-00 لقاء مع العرب
- 2-00 بنگلہ / اردو پروگرام
- 3-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
- 4-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
- 4-30 حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ سوالات کا وقت 26-3-95
- 6-00 حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کی ملاقات
- 7-00 حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ڈاکومنٹری۔
- 8-00 لقاء مع العرب
- 9-00 البانین پروگرام
- 10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
- 10-30 چلڈرنز کارنر۔
- 11-00 جرمن پروگرام

اعلان دار القضاء

○ (مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ عبد الرحمان صاحب)

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ وغیرہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے بھائی مکرم عبد الرحمان صاحب ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 4/13 واقع محلہ دار الیمن برقبہ ایک کنال 227 مربع فٹ میں سے نصف الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا اس پلاٹ میں سے ہمارا حصہ ہمیں دلایا جائے۔

ورثاء کی تفصیل درج ہے۔

۱۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بہن)

۲۔ مکرمہ بشارت بیگم صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ہومیوپیتھک ادویات اور علاج کے لئے
فرحت کلینک (ہومیو) ناصر آباد راجیکی روڈ ربوہ
نوٹ: فری میڈیکل کیمپ اور مربیان کرام کیلئے ادویات میں خصوصی رعایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

بنائیں۔ اپنے مرکز میں بلائیں مہینہ بھر تربیت کریں تاکہ یہ واپس جاکر استاد بن سکیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا مکرم مشرق علی صاحب جن کو ہندوستان میں سب سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے ان کو میں نے یہی بات سمجھائی تھی کہ ان کو بلا کر تربیت دو۔ انہوں نے ان لوگوں کو مہینہ دو مہینہ اپنے پاس رکھا اور تربیت کرکے واپس بھیج دیا۔ اس کے علاوہ غانا، آئیوری کوسٹ میں یہی نسخہ چلا ہے۔

آئندہ سال 32 لاکھ حضرت صاحب نے فرمایا اگر آپ ایسا کریں گے تو لازماً جماعت دگنی ہوگی۔ یہ جو سولہ لاکھ ہوئے ہیں یہ اگر داعی الی اللہ بن جائیں تو 32 لاکھ تو جیسے پنجابی میں کہتے ہیں "وٹ تے پئے ہوئے نے" وہ سفر جو کوسوں میل دور دکھائی دیتا ہے دس گنا تیزی سے آپ کی طرف بڑھے گا۔ آپ ہمتیں بڑھائیں بڑھ کر مانگیں۔ خدا تعالیٰ سے مانگتے ہوئے کم ہمتی نہ دکھائیں۔ جو کائنات میں ہے سب کچھ اللہ کا ہے۔ ہمارے مانگنے سے اللہ کے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ یہ دیکھیں مانگ کس سے رہے ہیں۔ اپنی حیثیت کو دیکھ کر نہ مانگیں بلکہ دینے والے کی حیثیت دیکھ کر مانگیں۔

افریقہ میں احمدی ہسپتال افریقہ میں احمدی ہسپتالوں کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس وقت 10 ممالک میں 31 احمدیہ ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ ان کے لئے 24 ڈاکٹر پاکستان سے گئے ہیں۔

پریس اینڈ پبلیکیشنز سیکشن کے بارے میں فرمایا یہ بہت مستعد ہے۔ اس کے تحت امریکہ اور بڑے ممالک کو عدل کی طرف لانے کے لئے سینکڑوں خطوط لکھے گئے۔ مسلمان سلطنتوں کے سربراہوں کو خطوط لکھ کر اہم لوگوں کو خدمت خلق کی طرف توجہ دلائی گئی۔ جس کے غیر معمولی نتائج برآمد ہوئے۔

کلام الٰہی کے تراجم کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا اس وقت 51 زبانوں میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ یہ پہلی منزل ہے۔ دوسری منزل 100 زبانوں میں تراجم شائع کرنا ہے۔

... اصول کی فلاسفی کے بارے میں فرمایا اس کے اب تک 29 زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے تھے۔ اس سال 34 زبانوں میں اس کتاب کے تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ نو زبانوں میں ترجمہ زیر تکمیل ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہماری خواہش ہے کہ یہ سال مکمل ہونے سے پہلے 72 زبانوں میں تراجم شائع ہو جائیں۔

ترجمہ کلام الٰہی کے بارے میں حضرت صاحب نے ناروے کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ جہاں پہلے ایک نومبائع نے کام شروع کیا۔ مگر پیچھے ہٹ گئے۔ تب ناروے کے احمدی بچوں اور بچیوں کے سپرد یہ کام تقسیم کیا گیا۔ جنہوں نے نہایت تیز رفتاری سے نہایت ہی عمدہ ترجمہ کرکے دکھایا۔

حضرت صاحب نے مکرم مظفر احمد صاحب کا ذکر فرمایا جن کے والد بڑا عرصہ اسیر راہ مولا رہے۔ ان کے سپرد پریس کا کام ہے۔ انہوں نے تمام عالمی پریس کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر دیا ہے۔

البانین زبان کے بارے میں فرمایا اس میں 63 ہزار کی تعداد میں لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔

نئی کتب نئی کتب کے ذکر میں حضرت صاحب نے فرمایا عدل کے موضوع پر میرے خطبات کا ترجمہ

Absolute Justice Kindness and Kinship

کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اگلے سال اس کا دوسرا حصہ شائع ہو گا۔ اس کے علاوہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے اے مین آف گاڈ کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ حضرت صاحب نے ترجمہ کے معیار اور خوبصورتی کی تعریف فرمائی۔

ہومیو پیتھک طریقہ علاج کے بارے میں محترمہ فرحت واکر صاحبہ نے حضرت صاحب کے لیکچروں کو تحریر کی صورت میں محفوظ کر دیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا انہوں نے بڑی ذہانت سے کام کیا ہے۔ اس کا نام ہے۔ ہومیو پیتھی علاج بالمثل۔ جلد اول۔ یہ 100 ادویہ کے ذکر پر مشتمل ہے۔ 644 صفحات کی اس کتاب کی قیمت 5 پاؤنڈ ہے۔

ایک اور سنگ میل مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا 1984ء میں عالمی جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں 12 کروڑ 43 لاکھ 52 ہزار روپے تھیں۔ اس پر میں نے جماعت کے سامنے یہ خواہش ظاہر کی کہ خدا کرے کہ ہم 50 کروڑ کی حد تک پہنچ جائیں۔ خدا نے چند سال بعد یہ حد بھی عبور کرا دی۔ اور اس سال سے جماعت احمدیہ نے ترقی اور کامرانی کا ایک نیا سنگ میل عبور کیا ہے۔ اس سال جماعت احمدیہ عالمگیر کی مالی قربانیاں اربوں کے دور میں داخل ہو گئی ہیں۔ امسال یہ رقم ایک ارب 6 کروڑ 93 لاکھ روپے ہو گئی ہے۔ اور اس سال تو صرف امریکہ یعنی صرف ایک جماعت کا بجٹ 24 کروڑ روپے ہے۔

مالی قربانیوں میں جرمنی اول حضرت صاحب نے فرمایا اس سال بھی جرمنی نے مالی قربانیوں میں اول مقام حاصل کرنے کی سعادت برقرار رکھی ہے۔ اس پر میں امیر جماعت جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اس موقعہ پر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کھڑے ہوئے گئے انہوں نے جماعت احمدیہ پاکستان زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔ حضرت صاحب نے اس عمل کو بے حد سراہا اور فرمایا یہ جذبہ زندہ رہا تو سارے عالم کو آپ زندہ کر دیں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا جرمنی کی مالی قربانی 24 کروڑ 5 لاکھ 72 ہزار رہی ہے۔ پاکستان اس کے قریب تر آیا ہے۔

حضرت صاحب نے اشاعت لٹریچر کے ضمن میں فرمایا کائنات کی سرحدیں مسلسل پھیل رہی ہیں۔ اے احمدیو! اس کائنات کی روحانی سرحدوں کو بھی پھیلاتے چلے جاؤ۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ فرضی اور خیالی بات نہیں ہے میں جانتا ہوں کہ احمدیت کو نئی نئی وسعتیں عطا کی جاتی ہیں اور بعید نہیں کہ وہ وقت جب آجائے کہ اس کائنات میں اور بھی زمینیں دریافت ہو جائیں اور جب خدا ان کو انسانی زمین سے ملانے کا فیصلہ کرے گا تو خدا کرے کہ ہم ہی وہ ہوں جن کے ذریعے دوسرے کروں میں بھی خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچے۔

کھیل اور کھلاڑی

غلام مصطفیٰ تبسم

Atlanta 1996

روس نے خواتین کی 800 میٹر کی دوڑ میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے سونے کا تمغہ جیت لیا ہے کیوبا کی اتھلیٹ فیڈیلیا کیروٹ نے دوسری اور موزمبیق کی ماریہ موتولہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اٹلانٹا اولمپکس میں جاری کھیلوں کے مقابلوں میں سائیکلنگ میں فرانس کے سائیکلسٹ نے سائیکلنگ میں اولمپک ریکارڈ بناتے ہوئے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اس طرح سائیکلنگ میں فرانس کو اب تک 4 گولڈ میڈل حاصل ہو چکے ہیں۔

امریکہ کے کارل لیوس نے لانگ جمپ میں 8ء50 میٹر جمپ لگا کر گولڈ میڈل حاصل کیا۔

جرمنی کے آندرے ویکر نے مردوں کے جمناسٹک کے ایونٹ میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔

اٹلانٹا میں ہونے والے بم دھماکہ کے بعد روم میں 2004ء کے اولمپک کھیلوں کے بارے میں بحث چھڑ گئی ہے بہت سے سیاسی اور کھیلوں کے حلقوں نے ابھی سے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ روم جو 1970ء سے 1980ء کے درمیانی عرصے میں بے شمار حملوں کا نشانہ بن چکا ہے اولمپک کھیلوں کے لئے موزوں نہیں ہے۔ تاہم روم جہاں اولمپک کھیل 1908ء میں شروع ہوئے۔ چاہتا ہے کہ 2004ء کے اولمپک کھیل کا اعزاز اسے ایک مرتبہ پھر بخشا جائے۔

اٹلانٹا اولمپکس کے ٹینس مقابلوں میں امریکی کھلاڑی، مونیکا سیلز کو گزشتہ روز چیک جمہوریہ کی جانا نووٹنا نے کوارٹر فائنل میں ہرا دیا۔ دوسرے میچ میں مارٹینز کو میری جو فرنینڈز نے شکست دی۔

اٹلانٹا اولمپکس میں بدھ کو ساتویں پوزیشن کے لئے پاکستان اور برطانیہ کے درمیان میچ ہو گا۔ اور اگر پاکستان کو اس میچ میں ناکامی ہوئی تو اسے آئندہ سال چیمپئن ٹرافی کے مقابلوں سے باہر رہنا پڑے گا۔ پاکستان اپنے پول "بی" میں چوتھے اور برطانیہ پول "اے" میں تیسرے نمبر پر آیا ہے۔ اسی روز پانچویں پوزیشن پر بھارت کا مقابلہ جنوبی کوریا سے ہو گا۔ پاکستانی ٹیم کے مینجر سمیع اللہ کے مطابق برطانیہ سے جیتنے کے بعد پاکستان پانچویں پوزیشن کے لئے کھیلے گا اور اس میں شکست ہوتی ہے تو بھی پاکستان چیمپئن ٹرافی ٹورنامنٹ میں شرکت کر سکے گا۔ اور اب میڈلز کی تازہ ترین صورت حال۔

اولمپکس میں میڈلز پوزیشن

ملک کا نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
امریکہ	24	28	11	[illegible]
روس	18	13	10	41
فرانس	13	6	12	31
چین	10	12	8	30
جرمنی	10	11	19	40
اٹلی	10	6	9	25
آسٹریلیا	7	8	16	31
پولینڈ	6	5	3	14
یوکرائن	5	2	5	12
رومانیہ	4	5	6	15
ہنگری	4	3	5	12
یونان	4	3	0	7
کیوبا	3	5	7	15
جنوبی کوریا	3	5	3	11
جاپان	3	4	3	10
نیوزی لینڈ	3	2	1	6
آئرلینڈ	3	0	1	4
ترکی	3	0	1	4
سوئٹزرلینڈ	3	0	0	3
کینیڈا	2	6	6	14
برازیل	2	2	4	8
بلجیم	2	2	2	6
ساؤتھ افریقہ	2	0	1	3
ایتھوپیا	2	0	0	2
بیلارس	1	4	7	12
نیدرلینڈ	1	3	8	12
برطانیہ	1	3	5	9
قازکستان	1	3	1	5
چیک ریپبلک	1	2	1	4
فن لینڈ	1	2	0	3
سپین	1	1	2	4
شمالی کوریا	1	1	1	3
ڈنمارک	1	0	1	2
سلوکیا	1	0	1	2
یوگوسلاویہ	1	0	1	2
آرمینیا	1	0	0	1
کاسٹاریکا	1	0	0	1
ایکواڈور	1	0	0	1
ہانگ کانگ	1	0	0	1
شام	1	0	0	1
بلغاریہ	0	4	4	8
سویڈن	0	2	1	3
جمیکا	0	2	0	2
کینیا	0	2	0	2
آسٹریا	0	1	1	2
ناروے	0	1	1	2
ارجنٹائن	0	1	0	1
کروشیا	0	1	0	1
نمیبیا	0	1	0	1
سلوانیہ	0	1	0	1
ازبکستان	0	1	0	1
جارجیا	0	0	1	1
اسرائیل	0	0	1	1
میکسیکو	0	0	1	1
منگولیا	0	0	1	1
موزانبک	0	0	1	1
نائیجیریا	0	0	1	1
مالدووا	0	0	1	1
ٹونگا	0	0	1	1
[illegible]	0	0	1	1
[illegible]	0	0	1	1
			1	1

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 31- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ عید میلاد النبی ﷺ کی شام لاہور کے علاقہ بلال گنج کے محلہ ملک پارک چوک لوئر مال میں داتا دربار کے ایک مجاور گروپ نے اپنے دشمن سے پرانا بدلہ لینے کے لئے اپنے دشمن پر اس وقت اندھادھند فائرنگ کر دی جس وقت وہ عید میلاد النبی کی نیاز تقسیم کر رہا تھا اور بازار لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ اندھادھند فائرنگ سے مختلف اطلاعات کے مطابق 10 سے 12۔ افراد ہلاک اور 40 افراد زخمی ہو گئے۔ جبکہ وہ شخص جس پر فائرنگ کی گئی تھی معمولی زخمی ہوا۔ حملہ آوروں کی تعداد نصف درجن تھی جنہوں نے کلاشنکوفوں' موزروں اور ٹریل ٹو رائفلوں سے اندھادھند فائرنگ کی۔ برستی گولیوں میں لوگ گلیوں میں بھاگ اٹھے۔ ہر طرف چیخ و پکار مچ گئی۔ آدھ گھنٹہ فائرنگ کے بعد حملہ آور موٹر سائیکلوں اور کار میں بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ عید میلاد النبی کی خوشی میں سجا سجایا بازار خون سے بھر گیا۔ 7 زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ فائرنگ کے بعد محلہ کی عورتیں اپنے بچوں کی تلاش میں ننگے سر ننگے پاؤں باہر نکل آئیں۔ عورتوں نے سڑکوں پر دھاڑیں مار مار کر بین ڈالنے شروع کر دیئے۔

○ رجسٹریشن فیس اور ٹوکن ٹیکس میں اضافے کے خلاف بسوں ٹرکوں اور آئیل ٹینکرز نے ہڑتال کر دی۔ لوکل ویگنیں چلتی رہیں۔ مسافروں کو ہڑتال کی وجہ سے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ ہڑتال بظاہر غیر معینہ عرصے کے لئے کی گئی ہے۔ صدر پنجاب گڈز ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ ٹرانسپورٹ اس وقت تک سڑکوں پر نہیں آئے گی جب تک حکومت کیپیٹل ویلیو ٹیکس ختم نہیں کر دیتی۔ اور ٹیکسوں میں اضافہ واپس نہیں لے لیا جاتا۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ ٹرانسپورٹروں کی ہڑتال موثر نہیں تھی۔ تاہم جزوی طور پر ہڑتال کامیاب تھی۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ملک میں اس وقت بھی آئین پر عمل ہو رہا ہے اور آئندہ بھی ہو گا۔ ان سے آئین کے آرٹیکل 58 (2) بی کے بارے میں پوچھا گیا جس کے تحت صدر اسمبلیاں برطرف کر سکتا ہے۔ تو صدر نے کہا کہ اس پر آئین کے مطابق عمل ہو گا۔

○ صدر مملکت نے سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم سیرت طیبہ کے تقاضوں کو اس قدر بھی پورا نہیں کر رہے جتنا غیر مسلم کر رہے ہیں۔ کشمیر اور بوسنیا کے مسئلہ پر عالمی ضمیر مردہ ہو چکا ہے۔

○ آزاد کشمیر پیپلز پارٹی کے صدر بیرسٹر سلطان محمود چوہدری نے آزاد کشمیر کے وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے۔ اس سے قبل آزاد کشمیر اسمبلی نے ان کو بلا مقابلہ قائد ایوان منتخب کر لیا تھا۔ سابق وزیر اعظم مسٹر ممتاز راٹھور بلا مقابلہ سپیکر منتخب ہوئے۔ صدر سردار سکندر حیات نے بیرسٹر سلطان محمود سے وزارت عظمیٰ کا حلف لیا۔ اسرار عباسی بلا مقابلہ ڈپٹی سپیکر منتخب ہو گئے۔ مسلم کانفرنس نے بائیکاٹ کیا۔

○ آزاد کشمیر کے نو منتخب وزیر اعظم بیرسٹر سلطان محمود نے کہا ہے کہ ہم احتساب کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پہلی ترجیح کشمیر کی آزادی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سردار قیوم کشمیر کاز کے لئے مل جل کر کام کریں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکے نہ کرنے کے عالمی معاہدے پر دستخط کر کے حکومت ایسا وار کرنا چاہتی ہے کہ پاکستان اٹھنے نہ پائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر صدر نے اپنی آئینی ذمہ داری ادا نہ کی تو قوم ان سے بھی نالاں ہو جائے گی۔ معاملات آئین کے مطابق نہیں چل رہے انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کسی بھی صورت میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کر سکتی۔

○ افغانستان کے مختلف دھڑوں میں مذاکرات کی راہ ہموار کرنے کے لئے سینیٹر براؤن اگست میں پھر پاکستان اور افغانستان آ رہے ہیں۔

○ گجرات کے ایس پی اور گجرات کے تہرے قتل کے تفتیشی افسر نے چوہدری پرویز الٰہی اور چوہدری وجاہت حسین کو شیر نت قتل کیس میں بے گناہ قرار دیا ہے۔ ایس پی نے ہائیکورٹ کے روبرو جب یہ کہا تو ایڈووکیٹ جنرل حیران رہ گئے اور بے اختیار بولے' یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ اس بیان کے بعد ہائی کورٹ نے ہر دو افراد کی عبوری ضمانت کی توثیق کر دی۔

○ ملک بھر میں عید میلاد النبی کی تقریبات مذہبی جوش و خروش اور احترام و عقیدت کے ساتھ منائی گئیں۔ سخت گرمی اور حبس کے باوجود ہر شہر میں گلیوں بازاروں میں جلوس نکالے گئے۔ چراغاں کیا گیا۔ محافل میلاد کا انعقاد کیا گیا۔ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے خواتین کی ایک محفل میلاد میں شرکت کی جسے ٹی وی پر دکھایا گیا۔

○ چولستان میں بم دھماکے سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے اعجاز الحق نے کہا ہے کہ حکومت نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ فوج پانی سر سے گزرنے سے پہلے کچھ کر لے۔ ایٹمی پروگرام زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔

○ ڈاہرانوالا کے تھانیدار رانا نوید اور ڈی ایس پی محبوب مانیکا پر قتل کا مقدمہ درج کر کے ان کی گرفتاری کی کوششیں شروع کر دی گئی ہیں۔

○ ملائیشیا میں مسلم خواتین پارلیمنٹری کانفرنس کے نام پیغام میں وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ تعصب اور رسم و رواج کے خلاف جہاد کیا جائے۔ اسلام نے سب سے پہلے عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کا خاتمہ کیا۔

○ تھانہ ڈاہرانوالہ کا تمام عملہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ گورنر کی خصوصی ٹیم نے مسلسل 5 گھنٹے تک واقعہ کی انکوائری کی۔ لوگوں نے بیان دیئے کہ پولیس نے نہتے شہریوں پر سیدھی فائرنگ کی۔

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ ریٹائرڈ جنرل حمید گل نے صدر مملکت کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی کے مسئلے پر ریفرنڈم کرایا جائے۔

○ مقبوضہ کشمیر کی مسجد میں بم کا دھماکہ ہونے سے 5 نمازی شہید اور 77 سے زائد زخمی ہو گئے۔ دھماکہ سری نگر کے قریب لاچی میں ہوا۔ جہاں ہزاروں مسلمان جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کے لئے جمع ہوئے۔

○ صدر مملکت فاروق لغاری نے کہا ہے کہ موجودہ دور کی سب سے بڑی لعنت قومیت ہے۔ وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں منعقد ہونے والی قومی سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے مذہب کے مطابق نظم و ضبط قائم کرنا ہو گا۔ ورنہ ہماری تمام کوششیں رائیگاں جائیں گی۔

○ عید میلاد النبی کے موقع پر کراچی پرسکون رہا۔ تاہم شہر کے چند علاقوں میں عید میلاد النبی کے جلوسوں پر پتھراؤ کیا گیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اپوزیشن کی طرف سے لانگ مارچ کے اعلان کے بعد متوقع تحریک کی پیش بندی کے طور پر رابطہ عوام مہم شروع کریں گی اس کا آغاز بلوچستان سے ہو گا۔

اعلان

اکاؤنٹنٹس اور آڈٹ کیلئے کراچی میں چند احباب کی ضرورت ہے۔ جو بی کام ہوں۔ ایک یا دو سالہ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔ ملک بھر کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ملازمت کرنے کے خواہشمند احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

چیف اکاؤنٹنٹ
ورلڈ وائیڈ موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
C-17 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن نیشنل ہائی وے۔ مین کورنگی روڈ۔ کراچی

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906
کوٹھی نمبر 1 محلہ دارالعلوم غربی ربوہ 555
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029
گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد
فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ بیرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

امراض جلد، گرمی جگر، مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ کمی نیند کے معالج

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا موثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ